امداد الفتاویٰ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

بترتیب جدید

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بانی جامعہ دار العلوم کراچی و مفتی اعظم پاکستان

مکتبہ دار العلوم کراچی

امداد الفتاویٰ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب قدس سرہ

بترتیبِ جدید

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جلد پنجم

مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴

باہتمام : محمد قاسم گلگتی
طبع جدید : شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ ...... جولائی 2010ء
فون : 5042280 - 5049455
ای میل : mdukhi@gmail.com

ملنے کے پتے

مکتبہ دارالعلوم احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی ﴿ ناشر ﴾

- ادارۃ المعارف احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
- مکتبہ معارف القرآن احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
- ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور
- دارالاشاعت اردو بازار کراچی
- بیت الکتب گلشن اقبال نزد اشرف المدارس کراچی

الجواب۔ ہر مومن کا یہی ایمان ہے لیکن حدیث کی دلالت کے طرق و وجوہ اس کثرت سے ہیں کہ مجتہدین و محققین ان کو خوب سمجھتے ہیں، سو اگر اللہ اللہ پر کسی حدیث کی دلالت کسی طریق سے ثابت ہو جاوے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسی کے مشابہ طریق سے الا اللہ پر بھی دلالت ثابت کر دی جاوے گی۔

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ (النور ص:۸، ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ)

کفر بودن ایں قول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم در ظاہر صورت بشر بود نہ در حقیقت

سوال (۲۱۲) و آں واعظ این ہم گفت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ظاہر صورت بشر بود و لیکن در حقیقت بشر نبود و ایں ہم گفت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ہر جا در ہر ساعت حاضر و ناظر است اکنوں عرض است کہ بتوجہ موجہ ہادیانہ از سر ایں معانی ہدایت بخشند کہ اطمینان دل حاصل و واصل شود۔

الجواب۔ جواب ہر دو انگاہ بذمۂ اہل حق ست کہ مدعی بریں دعویٰ برہان قائم کند ورنہ دعویٰ اول کفر است و ثانی شرک۔ ۲ شوال ۱۳۴۶ھ (تتمۂ خامسہ ص:۵۹۷)

بیعت نساء

سوال (۲۱۳) ایک امر یہ دریافت کرنا ہے کہ حدیث میں ہے، **عن عائشة** رضی اللہ عنہا **قالت فی بیعة النساء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یمتحنهن بهذه الاية یاایهاالنبی اذا جاءك المؤمنات یبایعنك الخ فمن اقرت بهذا الشرط منهن قال لها قد بایعتك كلاماً یكلمهابه والله مامست یده یدامرأة قط فی المبایعة متفق علیه (مشكوٰة كتاب الجهاد باب الصلح** فصل اول کی اخیر حدیث)۔

اس کے تحت میں مظاہر حق میں بہ تبعیت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھا ہے بعضے مشائخ اس طرح کرتے ہیں کہ ہاتھ اپنا پانی میں ڈالتے ہیں، اور عورت بھی پانی میں ڈالتی ہے اور بعضے ایک آنچل پکڑے ہیں اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہے، حاجت اس تکلف کی نہیں اکتفاء سنت پر افضل ہے (انتہی ملخصاً) اس کے متعلق جانب والا کی کیا رائے ہے، یہ جواب رائج ہے صرف مشائخ کا معمول ہے یا دوسری کوئی دلیل بھی ہے۔ اور ہاتھ پانی میں ڈالنے کی کیا اصل ہے؟

الجواب۔ محض مزید تسلی کہ اس سے ایک قسم کا صوری علاقہ قوی ہو جاتا ہے جیسا خود بیعت بالید للرجال میں مصافحہ کا یہی درجہ اسی پر اس کو قیاس کر لیا گیا، ورنہ اصل مقصود میں مصافحہ بھی شرط نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ توکید معاہدہ کی یہ سب صورتیں ہیں عرب میں معمول تھا نیز ہاتھ پر ہاتھ مارنا جس کو صفقہ کہتے ہیں بعض جگہ لوٹہ میں نمک ڈالنا ایک صورت یہ بھی ہے جس میں تاکید کے ساتھ توسل